Date: ____________

سوال:

دورِ حاضر میں انسانی حقوق کی سخت خلاف ورزی
کی جا رہی ہے اور متعلقہ عالمی ادارے اور
طاقتور حلقے اس پر خاموش ہیں۔ تنقیدی جائزہ
لیں۔

تعارف: آج کے دور میں دنیا انسانی حقوق کے بارے میں باتیں تو بہت کرتی ہے لیکن حقیقت میں ایسا کچھ بھی نہیں نظر آتا۔ غزہ میں جاری ظلم عام، قتل و غارت، نا انصافی، اور بدترین حالات اس چیز کو ثابت کرتے ہیں کہ عالمی ادارے اور طاقتور ممالک صرف خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں اور حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ساری چیزیں عالمی نظام انصاف اور نظام انسانی حقوق کو شدید متاثر کر رہی ہیں۔ اگر آج کچھ نہ کیا گیا تو آگے جا کر یہ نظام تباہ ہو جائیں گے اور انسانیت کا بہت نقصان ہو سکتا ہے۔

غزہ میں جاری شدید انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں:

غزہ میں شدید انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کی جا رہی ہیں اور چند خلاف ورزیاں درج ذیل ہیں۔

Date: ______

① شہری آبادیوں کو نشانہ بنانا:

اسرائیل مسلسل شہری آبادیوں کو نشانہ بنا دیا ہے اور اب تک تقریباً تمام اسکول، کالج، ہسپتال اور عبادت گاہیں متاثر ہو چکی ہیں۔ یہ حملے شہری آبادیوں پر سخت انسانی حقوق اور عالمی جنگی اصولوں کے خلاف ہیں۔

Even wars have rules

ان حملوں میں تقریباً 70 ہزار سے زائد فلسطینی شہید ہو چکے اور اس سے زیادہ زخمی علاج کروا رہے ہیں۔

② بچوں اور عورتوں پر ظلم:

شہید ہونے والوں میں سب سے زیادہ تعداد بچوں اور عورتوں کی ہے جو کہ جنگ میں معصوم تصور کیے جاتے ہیں۔ خواتین اور بچوں کو جنگ میں نشانہ بنانا عالمی جنگی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔

قرآن کہتا ہے:

ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ

اس جان کو قتل نہ کرو جسے قتل کرنے سے اللہ نے حرام کر دیا ہو۔

Date: ____________

③ ضروریات زندگی کی بندش:

غزہ کا محاصرہ ہونے کی وجہ سے تقریباً ہر چیز کی قلت پیدا ہو چکی ہے۔ غزہ کا محاصرہ اسرائیل نے کیا ہوا ہے اور کسی بھی عالمی تنظیم کا مدد کیلئے غزہ آنا بہت ہی مشکل کر دیا ہے۔ ہسپتالوں میں دوائیاں ختم ہو چکی ہیں جسکی وجہ سے زخمی دم توڑ رہے ہیں۔ اسرائیل غزہ کو اجتماعی سزا دے رہا ہے جو کہ ایک دفعہ پھر عالمی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

④ پناہ گزینوں کے برے حالات:

لاکھوں لوگ بے گھر ہو چکے ہیں اور وہ پناہ گزینوں کی طرح زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ ان کیمپوں میں انسانی المیے جنم لے رہا ہے اور لاکھوں فلسطینیوں کی زندگی داؤ پر لگی ہوئی ہے۔ اگر انسانی حقوق کی تنظیموں نے کچھ نہ کیا تو یہ المیہ اور بڑھ سکتا ہے اور ہمسائے ممالک بھی اس سے شدید متاثر ہو سکتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ظلم کو دیکھو تو اسے ہاتھ سے روکو اور اگر ایسا نہ کر سکے تو زبان سے روکو اور اگر زبان سے نہ روک سکے تو دل میں برا جانو۔

(مسلم)

عالمی اداروں کی مجرمانہ خاموشی:

عالمی اداروں کی مجرمانہ خاموشی اس المیے کو مزید بگاڑ رہی ہے۔

① اقوام متحدہ کی بے اثری

اقوام متحدہ صرف اور صرف بیانات تک محدود رہ گیا ہے۔ سلامتی کونسل میں بار بار ویٹو (Veto) پڑنے سے فلسطین کا مسئلہ شدت اختیار کر گیا ہے۔ اقوام متحدہ کی اس بے بسی نے اس کی ساکھ کو بھی شدید متاثر کیا ہے۔

② عالمی انسانی تنظیموں کی بے بسی:

عالمی انسانی تنظیمیں کام تو کرنا چاہتی ہیں لیکن ان کو پیچھے سے روکا جا رہا ہے اور دباؤ ڈالا جا رہا ہے جس کی وجہ سے ان کے کام میں خلل پڑ رہا ہے۔ ان تنظیموں کو غزہ میں داخلے میں بھی شدید دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا کیونکہ اسرائیل کی فوج نہیں چاہتی کہ یہ یہاں فلسطینیوں کی مدد کرے اور غیر جانبدار رپورٹس بنائے۔

Date:

③ طاقتور ممالک کی خاموشی:

طاقتور ممالک کی خاموشی دوہرے معیار کو ثابت کر رہی ہیں۔ جہاں ایک طرف یہ ممالک یوکرین کیلیے آواز اٹھا رہے ہیں لیکن دوسری طرف فلسطین پر چپ طاری کیے ہوئے ہیں۔ یہ مجرمانہ خاموشی عالمی نظام انصاف اور نظام انسانی حقوق کو شدید متاثر کر رہے ہیں۔

دیگر عالمی قوانین کی خلاف ورزیاں:

ان انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی وجہ سے عالمی انسانی چارٹر اور جنیوا کنونشن کو بھی نقصان پہنچ رہا ہے۔ عالمی انسانی چارٹر کے مطابق دنیا میں کہیں بھی انسانی حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جائے گا اور جنیوا کنونشن کے تحت عورتوں، بچوں اور شہریوں کو نشانہ نہیں بنایا جا سکتا لیکن اسرائیل اس کسی بھی قوانین کو خاطر میں نہیں لا رہا اور کھلم کھلا خلاف ورزیاں کر رہا ہے۔

حاصل کلام: دنیا میں انسانی حقوق کے حوالے سے بلند دعوے کیے جاتے ہیں لیکن حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہے۔ عالمی ادارے اسرائیل کے سامنے

Date:

بے بس ہیں اور کچھ ایسا نہیں کر پا رہے جس سے غزہ کے معصوم لوگوں کو فائدہ ہو۔ (ع)

ضرورت اس امر کی ہے کہ ایک ایسا نظام بنایا جائے جو کسی بھی حالت میں انسانی حقوق کا تحفظ یقینی بنائے۔

(نوٹ : کیا جواب کی اتنی Length ٹھیک ہے)

Date: ________

(2)

سوال: پاکستان میں دہشت گردی کے کیا محرکات ہیں اور معاشرے کو اس سے کیسے نجات دلائیں؟

تعارف: دہشتگردی کا مسئلہ پاکستان میں تقریباً 25 سال سے جاری اور ہے ان مسئلوں میں شامل ہے جس نے پاکستان کی ترقی میں رکاوٹ کھڑی کی ہوئی ہے۔ دہشتگردی نے نہ صرف جان اور مال کو نقصان پہنچایا ہے بلکہ قومی اتحاد کو بھی شدید متاثر کیا ہے۔ پچھلے 25 سالوں سے قوم اور ادارے اس لعنت سے لڑ رہے ہیں تاکہ پاکستان بھی خوشحال ہو سکے۔ دہشتگردی صرف طاقت کے زور سے نہیں ختم ہو سکتی بلکہ اس کیلئے مختلف اصلاحات کی ضرورت ہے مثلاً فکری تبدیلی، تعلیمی اصلاحات اور معاشی اور دینی اصلاحات۔ دین کی غلط تشریح کر کے دہشتگردوں نے ایک بڑی تعداد میں لوگوں کو اپنے ساتھ منسلک کر رکھا ہے اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ دین میں ظلم اور جبر کی اجازت ہے۔

دہشتگردی کے محرکات:

(1) فرقہ واریت اور عدم برداشت:

دہشتگردی کو اگر کسی وجہ نے سب سے زیادہ ابھارا ہے تو وہ فرقہ واریت اور عدم برداشت جس کی وجہ سے پاکستان میں

Date:

ایک لمبے عرصے تک قتل و غارت رہی سنی اور شعیہ مسلک کے درمیان۔ اس وجہ سے نہ صرف معاشرہ تقسیم ہوا بلکہ اتحاد کی فضا میں بھی کمی محفوظ ہوئی۔ صرف پاکستان نہ ہی بلکہ باقی مسلمان ملکوں میں بھی اسی طرح کی صورتحال دیکھی گئی۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان آپس کے اختلافات بھلا کر ایک تعمیری سوچ کی طرف بڑھیں تاکہ اسلام اور ملک دونوں کا فائدہ ہو۔

② بیرونی مداخلت اور پراکسی جنگیں:

پہلی اور دوسری افغان جنگوں کے دوران پاکستان عالمی طاقتوں کی نظر میں رہا اور اسی دوران کچھ ملکوں نے سرحدی علاقوں میں بیٹھے کچھ عناصر کو پاکستان کے خلاف بھڑکایا جس کی وجہ سے آج تک ہمارا پاک افغان بارڈر محفوظ نہ رہ سکا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ کیسے TTP افغانستان کی سرزمین استعمال کر کے پاکستان پر حملے کر رہی جس کی وجہ سے روز سینکڑوں جوان اپنی جان کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔

Date:

③ سماجی نا انصافی اور محرومی:

پاکستان آج اس دور سے گزر رہا ہے جہاں معاشی صورتحال پریشان کن ہے جس کی وجہ سے غربت، جرم اور معاشرہ تقسیم ہو گیا ہے۔ سماجی اور معاشی نا انصافیاں خاص طور پر نوجوان طبقے کو متاثر کر رہی جس کی وجہ سے نوجوان دہشتگردوں کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اگر ان نوجوانوں کو بہتر مواقع فراہم نہ کیے گئے تو معاملات مزید خراب ہو سکتے ہیں جیسا کہ پاکستان کی 60% آبادی نوجوان پر مشتمل ہے۔

④ تعلیم اور شعور کی کمی:

تعلیم اور شعور کی کمی بھی ایک اہم وجہ ہے۔ بگاڑ اور دیہات کے لوگ زیادہ تر پڑھے لکھے نہیں ہوتے تو ان کو انتہا پسندی کی طرف مائل کرنا آسان ہوتا ہے۔ تعلیم اور شعور دیگر اور سوشل میڈیا کی رہنمائی سے اس مسئلے کا حل نکالا جا سکتا ہے۔

اسلام کا دہشتگردی کے بارے میں موقف:

اسلام ایک امن پسند دین ہے جو

Date:

اپنی تعلیمات کے ذریعے لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے۔
قرآن کہتا ہے۔

من قتل نفسا بغیر نفس او
فساد فی الارض فکانما قتل
الناس جمیعا۔ (المائدہ : 32)

ترجمہ: جس نے کسی بے گناہ کو قتل کیا
گویا اس نے پوری انسانیت کا قتل
کیا۔

ایک اور جگہ قرآن کہتا ہے:
زمین پر فساد
برپا مت کرو۔

نبی ﷺ نے فرمایا:
مسلمان تو وہ ہے جس کی
زبان اور اس کے ہاتھ سے دوسرے مسلمان
محفوظ رہے۔ (بخاری)

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام امن کا
دین ہے اور اسلام میں کسی بھی قسم کی کوئی
انتہا پسندی اور دہشتگردی جائز نہیں۔ اسلام
نے اپنی تعلیمات میں العفو سے بھی منع فرمایا
ہے۔

دہشتگردی کے بحران کے عملی اقدامات:

① فرقوں میں تعاون:

بیرونی دہشتگردی کا ایک بڑا سبب فرقہ واریت ہے اس لیے مذہبی جماعتوں کا آپس میں مل بیٹھ کر مسئلہ حل کرنا بھی وقت کی اہم ضرورت ہے۔ مکالمہ، تعمیری ملاقاتیں اور ایک دوسرے کو اپنے نظریے کے بارے میں آگاہی دیتے رہنا ہی اس کا حل ہے۔

② میڈیا کا مثبت کردار:

آج جو کام کتاب یا کوئی اور ذرائع نہیں کر سکتا وہ میڈیا کر سکتا ہے۔ اگر میڈیا کے ذریعے آگاہی مہم چلائی جائے تو معاملات بڑی حد تک حل ہو سکتے ہیں۔ قرآن، احادیث کی درست تشریح بھی ایک حل ہے۔

③ مساوات اور انصاف:

سماجی اور معاشی انصاف دے کر ان دہشتگردوں کی اصلاح کی جا سکتی ہے۔ بلوچستان میں علیحدگی پسند لوگ جب ان کو معاشی انصاف نہ ملا تو ریاست مخالف ہو گئے لیکن جب ریاست نے حقوق

Date: ____________

دیے تو اسلحہ سرنڈر کر دیا۔

نتیجہ:

پاکستان ایک نازک صورتحال سے گزر رہا ہے اور دہشتگردی کا اضافہ معاملات مزید خراب کر رہے ہیں۔ فکری، دینی اور سماجی و معاشی اصلاحات کر کے دہشتگردی کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے صرف طاقت پہ فوجی قوت کے ساتھ نہیں۔

Kindly Proper Feedback with Comments and numbers. 5-6 sides are enough for 1 question?